4512CH19

19. کسان کی کہانی بیج کی زبانی

میں ایک چھوٹا بیج ہوں!

بہت سال پہلے 1940 میں مجھے لکڑی کے اس خوبصورت صندوق میں رکھا گیا تھا۔ آج میں آپ کو اپنی کہانی سناتا ہوں۔ یہ صرف میری کہانی نہیں ہے۔ یہ کہانی میرے کسان دام جی بھائی اور ان کے خاندان کی بھی ہے۔ اگر میں نے اپنی کہانی ابھی نہ سنائی تو پھر بہت تاخیر ہو جائے گی۔

میں گجرات کے وانگام مقام پر پیدا ہوا تھا۔ اس سال باجرے کی بڑی اچھی فصل ہوئی تھی۔ گاؤں میں جشن کا ماحول تھا۔ ہمارا علاقہ اناج اور سبزیوں کے لیے بہت مشہور ہے۔ دام جی بھائی ہر سال اچھی فصل کے کچھ بیج الگ رکھ لیتے تھے۔ اس طرح ہمارے باجرے کا خاندان ایک نسل سے دوسری نسل تک چلتا رہا۔ اچھے بیجوں کو خشک لوکی کے اندر رکھا جاتا تھا جس کے اوپر مٹی کی پرت چڑھا دی جاتی تھی۔ لیکن اس سال دام جی بھائی نے ہمارے لیے خود لکڑی کا ایک مضبوط صندوق بنایا۔ ہمیں کیڑوں سے بچانے کے لیے اس میں نیم کی پتیاں رکھیں۔ انھوں نے صندوق کے مختلف خانوں میں مختلف بیج رکھے۔ تب سے یہی ہمارا خوبصورت گھر ہو گیا۔

ان دنوں دام جی بھائی اور ان کے سب عم زاد (چاچا/تایا وغیرہ کے بیٹے) ایک ساتھ ہی رہتے تھے۔ خاندان کافی بڑا تھا۔ گاؤں میں ہر شخص ایک دوسرے کی مدد کرتا تھا۔ کھیتی باڑی میں بھی لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ جب فصل تیار ہو جاتی اور کاٹی جاتی تو سب جشن مناتے تھے۔ افسوس، وہ بھی کیا دن تھے — بڑی بڑی دعوتیں ہوتیں اور لوگوں کو خوب کھانے کو ملتا۔

سردی کے موسم میں 'اوندھیو' (ایک قسم کا اسٹیو) کے مزے لیتے۔ تازہ سبزیوں کو مسالوں کے ساتھ ایک مٹکے میں بھرتے اور منہ ڈھکن سے بند کر دیتے۔ مٹکے کو آگ کے اندر رکھ دیا جاتا۔ کھیتوں پر اس خاص قسم کے کوکر میں سبزیاں آہستہ آہستہ پکتی رہتیں۔

> اساتذہ کے لیے نوٹ: اس باب کو شروع کرنے سے پہلے بچوں کو یہ شوق دلائیے کہ وہ اپنے اپنے تجربات کے بارے میں گفتگو کریں۔ باجرہ تو یہاں صرف مثال کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ بچوں سے پوچھیے وہ اپنے اپنے علاقے کی فصلوں اور سبزیوں وغیرہ کے بارے میں اپنے مشاہدات بیان کریں۔

اوہ! میں یہ تو بتانا بھول ہی گیا، کہ مٹکے کو الٹا رکھ کر سبزی پکائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس سبزی کو گجراتی زبان میں اوٗندھیوں (یا اوندھا) کہا جاتا تھا۔ اوٗندھیوں کو باجرے کی تازہ روٹی سے کھایا جاتا ہے جو مٹی کے چولھے پر پکائی جاتی ہے۔ واہ، اس کی سوندھی سوندھی خوشبو ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ گھر کا بنا مکھن، دہی اور چھاچھ بھی تو ہوتا ہے۔
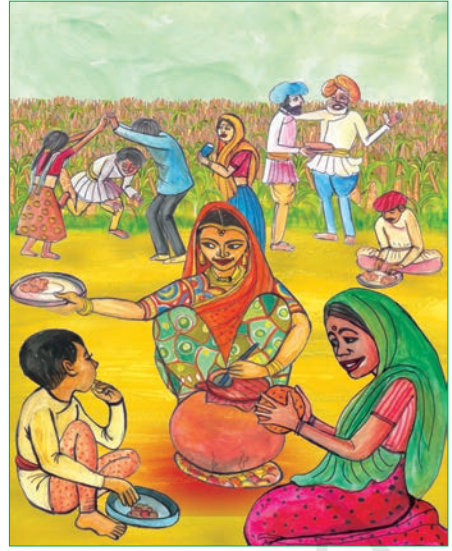
موسم کے مطابق مختلف قسم کی فصلیں جیسے اناج اور سبزیاں وغیرہ اگائی جاتی تھیں۔ کسان اناجوں اور سبزیوں کو اپنی ضرورت کے مطابق رکھ کر باقی کو شہر کے دوکانداروں کے ہاتھ بیچ دیتے تھے۔ کچھ کسان کپاس بھی بوتے تھے۔ اہل خانہ گھر میں ہی چرخے پر سوت کاتتے تھے جس سے کپڑا بُنا جاتا تھا۔

بتایئے

- کیا آپ کے گھر میں روٹیاں پکتی ہیں؟ کس اناج سے؟
- کیا آپ نے باجرے یا جوار کی بنی روٹی کھائی ہے؟ کیا آپ کو پسند آئی؟

معلوم کیجیے اور لکھیے

- آپ کے گھر میں اناج اور دالوں کو کیڑوں سے بچانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے؟
- مختلف موسموں میں کھیتی سے متعلق کون کون سے تہوار منائے جاتے ہیں؟ ان میں سے کسی ایک تہوار کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔

تہوار کا نام۔ کس موسم میں منایا جاتا ہے؟ ہندوستان کی کن ریاستوں میں منایا جاتا ہے؟ کون کون سے خاص کھانے بنتے ہیں؟ بہت سے لوگ ساتھ مل کر اس تہوار کو مناتے ہیں یا صرف گھر کے اندر منایا جاتا ہے۔

- اپنے گھر میں بڑوں سے معلوم کیجیے کہ کیا کھانے کی کچھ ایسی چیزیں ہیں جو اُن کے زمانے میں بنتی تھیں لیکن اب نہیں بنائی جاتیں؟

- آپ کے علاقے میں کون سی فصلیں، سبزیاں، وغیرہ اگائی جاتی ہیں؟ کیا ان میں کوئی ایسی فصل بھی شامل ہے جو پورے ملک میں مشہور ہے۔

کیا آپ ان اناجوں کو پہچان سکتے ہیں؟

وقت کی تبدیلی

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گاؤں میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ کچھ جگہوں پر پانی نہروں کے ذریعہ پہنچایا گیا ہے۔ یہ نہریں پانی کو بہت دور سے لاتی ہیں۔ وہاں سے جہاں کسی بڑے دریا پر باندھ بنا ہوا ہے۔ پھر بجلی بھی آگئی، بٹن دبایا اور روشنی ہوگئی۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ ایک یا دو قسم کی فصلوں۔ جیسے گیہوں یا کپاس کی۔ بازار میں زیادہ قیمت ملتی ہے۔ اب اکثر کسانوں نے یہی فصلیں اگانا شروع کر دیں اس طرح جلد ہی ہمیں یعنی پرانے دوست - باجرہ اور جوار کو لوگوں نے بھلا دیا۔ ہمیں ہی نہیں، سبزیوں کو بھی بھلا دیا۔ دام بھائی کے کھیتوں سے بھی ہماری چھٹی ہوگئی۔ کسان بیجوں کو بھی اب بازار سے خریدنے لگے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ نئی قسم کے بیج ہیں۔ اب کسانوں کو پرانے بیجوں کو جمع کرنے کی ضرورت ہی نہ رہی۔

اب تو خاص موقعوں پر ہی مل کر خاص کھانا پکایا جاتا ہے۔ سب لوگ پرانے کھانے کے ذائقے کو یاد کرتے ہیں مگر بیج ہی بدل گئے تو ذائقہ کیوں نہ بدلے۔ پھر بازار سے خریدی گئی سبزی سے گھر کی تازہ سبزی کا مزہ تھوڑے ہی آسکتا ہے۔

دام جی بھائی بھی اب بوڑھے ہونے لگے۔ کھیت اور گھر بار کی دیکھ بھال اب ان کے بیٹے ہس مکھ کے ذمہ ہے۔ ہس مکھ نے پرانے گھر کو نئے ڈھنگ سے دوبارہ بنوایا۔ وہ کھیتی کے لیے نئی مشینیں لایا۔ پمپ کے ذریعہ پانی دور تک پہنچانے کے لیے اس نے بجلی کی موٹر کا استعمال شروع کیا۔ شہر کو آسانی سے جانے کے لیے اس نے ایک موٹر سائیکل خریدی اور کھیت جوتنے کے لیے ایک ٹریکٹر خرید لیا۔ جو کام بیلوں سے کئی کئی دن میں ہوتا تھا وہ کام ٹریکٹر سے ایک ہی دن میں ہو جاتا ہے۔

2019-20

ہس مکھ کہتا ’’ہم سوجھ بوجھ سے کھیتی کرتے ہیں‘‘۔ہم صرف وہ چیزیں اگاتے ہیں جو بازار میں اچھی قیمت پر فروخت ہو جاتی ہیں۔منافع کے پیسوں سے ہم اپنی زندگی سنوار سکتے ہیں اور زیادہ ترقی کر سکتے ہیں۔‘‘

مگر لکڑی کے صندوق میں پڑے ۔ مجھے اور دوسرے بیجوں کو ایسی ترقی پر شک ہوتا ہے ۔کیا یہ حقیقی ترقی ہے؟ اب ہم جیسے بیجوں کی اور بیلوں کی کوئی ضرورت نہیں رہ گئی۔ٹریکٹر کے آنے کے بعد اب ان لوگوں کی بھی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی جو پہلے کھیتوں پر کام کرتے تھے۔اب وہ پیسے کس طرح کما سکیں گے؟ اب ان کی گزر بسر کس طرح ہوگی؟

بحث کیجیے

- باجرے کے بیج نے دام جی بھائی اور ہس مکھ کے کھیتی کے طریقوں میں بڑا فرق دیکھا (مثلاً آبپاشی اور کھیت کی جتائی وغیرہ میں)۔یہ فرق کیا تھے؟

- ہنس مکھ کا کہنا تھا ’’کھیتی میں منافع سے ہم ترقی کر سکتے ہیں‘‘۔آپ ترقی سے کیا سمجھتے ہیں؟

لکھیے

- آپ اپنے علاقے میں کس قسم کی ترقی پسند کریں گے؟

زیادہ سے زیادہ اخراجات

پھر اگلے بیس سال میں اور تبدیلیاں آگئیں۔گایوں اور بھینسوں کے بغیر گوبر کہاں سے ملتا؟ گوبر کو کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔اب ہس مکھ نے مہنگی کھاد خریدی۔بیجوں کی نئی قسمیں ایسی تھیں جن پر نقصان پہنچانے والے کیڑوں کا جلدی اثر ہوتا تھا۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : برسوں سے چلے آرہے زراعتی طریقوں میں آنے والی تبدیلیوں اور ان کی ممکنہ وجوہات پر طلبا سے گفتگو کیجیے۔اس سلسلے میں اخبارات کی رپورٹوں کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کے لیے دواؤں کا چھڑکاؤ کرنا پڑتا۔ اف! ان دواؤں میں تو بڑی بدبو ہے اور یہ دوائیں بہت مہنگی بھی تو ہیں!

نئی فصلوں کے لیے نہر کا پانی کافی نہیں تھا۔ کسانوں کو زمین کی گہرائی سے پانی نکالنے کے لیے پمپوں کا استعمال کرنا پڑا۔ ان اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے بینکوں سے قرض لینے پڑے جو منافع حاصل ہوا وہ قرض کی واپسی میں چلا گیا۔

جب ہر شخص کپاس اگانے لگا۔ تو کپاس کی قیمتیں بھی کم ہوگئیں۔ مٹی بھی پہلے جیسی نہ رہی۔ بار بار ایک ہی طرح کی فصل اگانے سے اور زیادہ کیمیائی کھاد استعمال کرنے سے مٹی پر اتنے خراب اثرات پڑے کہ کوئی بھی فصل اچھی نہ رہی۔ اب صرف کھیتی باڑی سے روٹی روزی کمانا مشکل ہوگیا۔

وقت کے ساتھ ہس مکھ کے مزاج میں بھی تبدیلی آئی۔ اب اس کو اکثر جھنجھلاہٹ رہتی ہے اور بار بار غصہ آتا ہے۔ اس کا پڑھا لکھا بیٹا پاریش کھیتی نہیں کرنا چاہتا۔ اس نے بینکوں کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے ٹرک چلانے کا کام شروع کیا۔ پاریش کئی کئی دن گھر نہیں لوٹتا تھا۔ کبھی کبھی وہ پورے پورے ہفتے گھر واپس نہ آتا۔ دو دن پہلے وہ گھر آیا تھا تو اس نے چاروں طرف کسی چیز کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ اس نے اپنی ماں سے پوچھا، ''دادا جی کا بیجوں والا لکڑی کا صندوق کہاں ہے؟ وہ ٹرک کے اوزار اور پیچ وغیرہ رکھنے کے لیے بہت کارآمد رہے گا''۔

آپ سمجھ گئے نا کہ میں نے یہ کہانی آپ کو کیوں سنائی؟

بحث کیجیے اور سوچیے

- کچھ سالوں بعد ہس مکھ کے کھیتوں کا کیا ہوگا؟

اساتذہ کے لیے نوٹ : بچوں کو آزادانہ طور پر یہ سوچنے کا موقع دیا جانا چاہیے کہ وہ ترقی سے کیا سمجھتے ہیں۔ دنیا بھر میں ہو رہے مباحثوں کو بھی اپنی بحث میں شامل کیجیے۔ مثال کے طور پر ترقی پذیر ممالک میں کسانوں کی جدوجہد، دیسی بیجوں اور پودوں کو بچانے کی کوشش، دیسی نسخوں اور دواؤں پر کس کا حق ہے— کسانوں کا یا بڑی بڑی غیر ملکی کمپنیوں کا؟

2019-20

- رام جی بھائی کے بیٹے ہس مکھ نے اپنے باپ کی طرح کسان بننا پسند کیا۔لیکن ہس مکھ کا بیٹا پاریش کسان نہیں ہے، بلکہ ٹرک ڈرائیور ہے۔ پاریش نے ایسا کیوں کیا؟

- بیجوں کو یہ یقین تھا کہ ہس مکھ جس ترقی کی بات کر رہا ہے وہ اصل ترقی نہیں ہے۔آپ کا کیا خیال ہے؟

- کیا آپ کے آس پاس کے علاقے میں بھی کچھ ایسی تبدیلیاں آئی ہیں جن کو ترقی کہنا مشکل ہے؟ یہ کون سی تبدیلیاں ہیں؟ان تبدیلیوں کے بارے میں لوگوں کا کیا خیال ہے؟

اخبار کی اس رپورٹ کو پڑھیے اور اس پر بحث کیجیے

منگل ، 18دسمبر 2007 ، آندھرا پردیش

یہاں کے کسان کھیتی میں نقصان کی وجہ سے بینک کا قرض ادا نہ کر سکے اور اس لیے ان کو جیل بھیج دیا گیا۔ان میں سے ایک کسان نالپا ریڈی نے بینک سے 24000 روپے قرض لیے تھے۔ بینک کا قرض ادا کرنے کے لیے اس نے ایک دوسرے پرائیویٹ ساہوکار سے قرض لیا جس کی سود کی شرح بہت زیادہ تھی۔ 34000 روپے ادا کرنے کے باوجود بھی وہ قرض کی پوری رقم ادا نہ کر سکا۔ ریڈی کہتا ہے ’’ یہ بینک کسانوں کو چھوٹے قرض ادا نہ کر سکنے کے باعث جیل بھجوا رہے ہیں ۔لیکن بڑے بڑے تاجروں سے کوئی کچھ نہیں کہتا؟ یہ کروڑوں روپے کا قرض واپس نہیں کرتے مگر ان کا کچھ بھی نہیں بگڑتا ہے۔‘‘

نالپا ریڈی کی کہانی ہندوستان کے ہزاروں کسانوں کی کہانی ہے جن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔حالات اتنے خراب ہیں کہ بہت سے کسانوں کو خودکشی کے علاوہ کوئی اور راستہ نظر نہیں آتا۔سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 1997 اور 2005 کے درمیان ایک لاکھ پچاس ہزار کسان اس طرح اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ یہ تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے............

پروجیکٹ

- کسانوں اور کھیتی باڑی کے بارے میں آپ کے ذہن میں کیا کیا سوال اٹھتے ہیں؟ اپنے اور اپنے گروپ کے سوالات کو لکھیے اور ان کے بارے میں کسی کاشت کار سے گفتگو کیجیے۔مثال کے طور پر ایک سال میں وہ کتنی فصلیں اگاتے ہیں؟‘‘ کس فصل کو کتنا پانی چاہیے؟

- اپنے قریب کے کسی کھیت میں جائیے۔مشاہدہ کیجیے اور وہاں کے لوگوں سے بات چیت کیجیے۔ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

گجرات میں رہنے والے پانچویں کلاس کے طلبا کے ایک گروپ نے بھاسکر بھائی کا کھیت دیکھنے کے بعد ایک رپورٹ تیار کی۔آپ اس رپورٹ کو پڑھیے۔

2019-20

بھاسکر بھائی کا کھیت ۔ دھری گاؤں، گجرات

جب ہم ان کے کھیت پر پہنچے تو ہمیں بڑا تعجب ہوا۔ وہاں ہرجگہ سوکھی پتیاں تھیں، جنگلی پودے تھے اور گھاس تھی۔ کچھ پیڑوں کی شاخیں ایسی لگ رہی تھیں جیسے انھیں کیڑوں نے کھالیا ہو۔ کچھ جگہوں پر ہم نے رنگ برنگے پتوں والے پودے بھی دیکھے۔ ایسا کیوں؟ بھاسکر بھائی نے بتایا کہ یہ کروٹن (Croton) کے پودے ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ مٹی خشک ہوگئی ہے۔ ہمیں اس بات پر تعجب ہوا۔ ہم نے پوچھا کہ ایسا کیوں کر ہوتا ہے تو انھوں نے وضاحت کی کہ کروٹن کی جڑیں زمین میں زیادہ گہری نہیں جاتیں اور جب مٹی کی اوپری پرت خشک ہوجاتی ہے تو کروٹن کے پتے جھک جاتے ہیں اور مرجھا جاتے ہیں۔ اس سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ کھیت کے کس حصے کو پانی دینے کی ضرورت ہے۔

ہم نے دیکھا کہ مٹی نرم اور بھربھری تھی۔ ہم نے ناریل کے پیڑ دیکھے۔ یہ پیڑ ناریلوں سے لدے ہوئے تھے۔ ہم نے سوچا کہ بھاسکر بھائی کسی خاص کھاد کا استعمال کرتے ہوں گے۔ لیکن انھوں نے بتایا کہ وہ کارخانوں میں بنی کسی کھاد کا استعمال نہیں کرتے۔ ان کے کھیت کی مٹی ان سوکھے پتوں کی وجہ سے زرخیز ہے جو دھیرے دھیرے گلتے سڑتے رہتے ہیں اور مٹی میں مل جاتے ہیں۔ انھوں نے تھوڑی سی مٹی کھودی اور ہمیں دکھائی۔ ہم نے اس مٹی میں ہزاروں کیچوے بھی دیکھے! ''یہ کیچوے اس مٹی کے بہترین دوست ہیں۔'' بھاسکر بھائی نے بتایا۔ ''یہ کیچوے مٹی کو نرم بناتے رہتے ہیں کیوں کہ یہ اندر سے زمین کو کھودتے رہتے ہیں۔ اس طرح ہوا اور پانی آسانی سے مٹی میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ کیچوے سوکھے پتوں اور پودوں کو بھی کھاتے ہیں اور ان کے فضلے سے مٹی زرخیز ہوتی رہتی ہے۔''

پروین نے ہمیں شہر میں رہنے والے اپنے چچا کے بارے میں بتایا جنھوں نے اپنے باغ میں گڈھے کھود کر کیچوؤں کو رکھا ہے۔ اس کے چچا باورچی خانے کا سارا کچرا، سبزی اور پھل کے چھلکے وغیرہ اس گڈھے میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ کیچوے کچرے کو قدرتی کھاد (Compost) میں بدل دیتے ہیں۔ اس طرح ان کے چچا کو بغیر روپیہ خرچ کیے اچھی کھاد مل جاتی ہے۔

ہم نے کھیت کے کچھ تازہ پھل بھی کھائے۔ مزہ بھی آیا اور ہمیں کھیتی کا نیا طریقہ بھی معلوم ہوا۔

گروپ کے افراد — پرفل، ھنسا، کرتیکا، چکی، پروین
درجہ 5سی

باجرے کے بیج کا سفر — کھیت سے پلیٹ تک

اگلے صفحے پر تصویروں کو دیکھیے اور بتائیے کہ ان میں کیا کیا چیزیں دکھائی دے رہی ہیں؟

تصویر 2 میں آپ ایک اوکھلی میں باجرے کی بالیاں دیکھ سکتے ہیں۔ بالیوں کو موسل سے کوٹ کر باجرے کے دانوں کو الگ کیا جاتا ہے۔ الگ کیے ہوئے دانے آپ کو تصویر 3 میں نظر آئیں گے۔ اب یہ سارا کام مشینوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ اس کام کو کرنے کے لیے یہ دو مختلف طریقے ہیں جنھیں ہم تکنیک بھی کہہ سکتے ہیں۔

- تصویر 1 میں دکھائے گئے تنوں (Stem) کو کاٹنے کے لیے کس تکنیک کا استعمال کیا گیا ہوگا؟ تصویر 4 میں دکھائی گئی چکی کیا کام کرتی ہے۔ تصویر 5 اور 6 میں جو کام دکھایا گیا ہے اس میں کس تکنیک کا استعمال کیا گیا ہوگا؟

تصویر 6 میں گندھا ہوا آٹا بالکل تیار ہے۔ آپ کے خیال میں چھلنی کا استعمال کب کیا گیا ہوگا؟ ہر اقدام کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کیجیے۔ آپ یہ گفتگو کسی بھی زبان میں کر سکتے ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا

- ہماری غذا میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ باجرے کے بیج کی کہانی اور اپنے بڑوں کی باتوں سے حاصل معلومات کی روشنی میں وضاحت کیجیے۔
- اگر تمام کسان صرف ایک ہی قسم کا بیج استعمال کریں اور ایک ہی قسم کی فصل اگائیں تو کیا ہوگا؟

اساتذہ کے لیے نوٹ : ہم عام طور پر لفظ ٹیکنالوجی کا مطلب صرف بڑی بڑی مشینیں یا اوزار سمجھتے ہیں۔ کوئی عمل (Process) یا طریقہ (Method) بھی ٹیکنالوجی ہو سکتا ہے جس کے لیے ہم عام طور پر لفظ تکنیک استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آٹا گوندھنا بھی ایک 'طرح کی تکنیک' یعنی ایک خصوصی عمل ہے۔ اس موضوع پر بھی گفتگو کی جا سکتی ہے۔ سوکھے آٹے کو چھاننا، آہستہ آہستہ پانی ڈالتے ہوئے آٹے کو گوندھنا اور پھر اس کو نرم لچکدار پیڑے کی شکل دینا ان سب باتوں کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن بطور عمل (Process) یہ سب ضروری ہیں۔ بچوں میں شوق پیدا کیجیے کہ وہ اپنی زبان میں بیان کریں۔